

إِنَّ بِلَالَ كَانَ يُحِبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ

بلال ہم اہل بیت سے محبت کیا کرتے تھے۔ (الامام اصداقؓ)

تاریخِ بلالؓ

مُؤَدِّ نِ بَارِ گَاهِ رِسَالَتُ

علامہ محمد حسنین السابقی النجفی

تاریخِ بلالؓ

منوڈن بارگاہِ رسالتؐ



رشحاتِ خامہ

علامہ محمد حسین السامی النجفی (مرحوم)



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تاریخ بلال	:	نام کتاب
علاء محمد حسین الساقی النجفی (مرحوم)	:	تحقیق
ون ٹین بکس	:	ناشر
ایس۔ ایم۔ عمران	:	کمپوزنگ
تنویر رضا	:	مطبع
سید وسیم رضوی	:	پروف ریڈنگ
1500	:	تعداد اشاعت
جنوری 2012	:	سال اشاعت
جامعہ الثقلین، ملتان	:	پیشکش

ISBN-13: 978-1468114737

ISBN-10: 1468114735



کتاب ملنے کا پتہ: ون ٹین بکس
B-8 علی اپارٹمنٹ، SB-7، گلشن اقبال
نزد اشفاق میموریل اسپتال، کراچی



ONE TEN
BOOKS

Ph: 0092 21 - 34819283, 84

Fax: 0092 21 - 34821053 e-mail: info@onetenbooks.com

تقدیم

علم و عرفان کی دنیا میں عالم ربانی و محقق عدیل علامہ محمد حسنین السائقی النجفی اعلیٰ اللہ مقامہ کا نام کسی تعارف کی احتیاج نہیں رکھتا۔ خواہ وہ فتنہ تقصیر کی صورت میں داخلی انتشار کی کوشش ہو یا وفاقی پارلیمان میں فرقہ واریت کے سدباب اور اس سے متعلق صحیح اسلامی نظریہ کی نمائندگی، معارف و فضائل معصومینؑ کی تبیین ہو یا مراقد و ضرائح معصومینؑ کی تحقیق، حقوق بشریت کی تشریح ہو یا علوم عربیہ کی ترویج، شعائرِ حسینہؑ کی نظریاتی پاسداری ہو یا عزا داری حسینؑ کی عملی پاسداری، محراب سے علیؑ ولی اللہ کی گونج کے لئے مساجد کی تعمیر ہو یا عزا داروں کے سینوں میں بسی حسینؑ حسینؑ کی صدا کے اجتماع کیلئے حسینیات و زینبیات کی تعمیر، ترویج علوم اہلبیتؑ کیلئے مدارس کا قیام ہو یا ابتداء السبیل و سائلین کی مالی اعانت۔۔۔

ہر ہر مقام پر آپ کی شخصیت آپ کی پوری زندگی میں پوری طرح سے برابر تقسیم نظر آتی ہے کہ آپ کی خدمات آپ کی باقیات کی صورت میں آپ اپنی گواہ ہیں۔ سرزمین پاکستان پر آپ کے کثیر تعداد میں قائم کردہ مدارس دینیہ، 33 مساجد اور 72 امام بارگاہوں میں آج بھی حصول علم و معرفت کے ساتھ ساتھ نخل ہائے علیؑ، علیؑ و حسینؑ حسینؑ کا انگلیں ولایت کشید کرنے میں اپنی حیات صرف کر رہے ہیں۔ اور علمی حوالے سے آپ کی تحریریں خواہ وہ مقصرین و ناصبین کے جواب ہوں یا معارف و مراقد کی تبیین و تحقیق، نہ صرف یہ کہ وہ جوابات و تحقیقات کی حدود میں پابند ہیں بلکہ اپنی

ہشت پہلویت کے سبب مذہب حقہ کے دساتیر کی حیثیت رکھتی ہیں اور صدیوں پر محیط ہیں۔ آپ کی عارفانہ بصیرت ازمنہ قادمہ کے علمی مسائل کو جناب امیرؒ کے بیٹے جناب حنیفہ سے فیض مودت کے سبب ان کی طرح مقابل پر تلوار چلاتے ہوئے دشمن کی آخری صف پر نگاہ رکھے ہوئے ہیں۔ اور آج بھی آپ دشمنان ولایت و عزاداری کے آگے بنیان مرصوص کی طرح کھڑے ہیں۔ قرونوں پر محیط آپ کی خدمات ذوالقرنین کی دیوار کی طرح ایستادہ ہیں کہ مقصرین بہ تعداد یا جوج ماجوج بھی خواہ قیامت تک بھی چاٹتے رہیں تو اسے ختم نہیں کر سکتے۔ ان شاء اللہ بامر مولاً وقت کے ساتھ ساتھ ضرورت کے مطابق علامہ السابقی اعلیٰ اللہ مقامہ کی کتب کی مکرر اشاعت کے ساتھ ساتھ آپ کی غیر شائع شدہ تحریروں کو بھی سامنے لایا جائے گا۔

زیر نظر کتابچہ "تاریخ بلاک" بھی آپ کی اعلاء کلمۃ الحق کیلئے کی جانے والی تحقیقی خدمات کا ایک عکس ہے جو پہلی مرتبہ 1984ء میں اس وقت شائع کیا گیا جب چند نام نہاد ملاؤں نے اتحاد کے نام پر ذاتی مفادات کو بر لانے کیلئے حضرت بلاک پر یہ الزام لگایا کہ آپ نے حضرت علیؑ کی بیعت توڑ کر خلیفہ اول کی بیعت کر لی تھی۔ مگر اس مختصر کتابچے نے بزع خود شیعہ مدارس میں حق چار یار کے نعرے لگا کر سنت عمری کو ہوا دینے والوں کے دھن میں خاک پاشی کر دی، کلمۃ الحق کا ایصال ہوا۔ ہم انتہائی ممنون ہیں عزت مآب جناب فرقان حیدری صاحب کے جن کی کاوش سے یہ کتابچہ مکرراً اشاعت پذیر ہوا۔

احقر العباد علی رضا السابقی

جامع الثقلین، ملتان (۲۹ ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ ق)

حرف تحسین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الحمد لاهله والصلوة علی اهلها
میرا سلام ہوشیدائی رسولؐ اور گرویدہ حق بلاک بن رباح حبشی پر جو افقِ غربی سے
ایک چمکتے ہوئے ستارے کی طرح نمودار ہوئے اور صحرائے عرب میں اَخْدَ اَخْدَ کلمہ
توحید کی گونجتی صداؤں میں مست ہو گئے۔ آج تک سرزمینِ عرب کی تپتی ہوئی
ریت، جلتے ہوئے سنگریزے۔ اور کفار کی چکلیوں کے پاٹ، عاشقِ رسولؐ بے باک
ونڈر حبشی غلام کے پختہ عزائم کی گواہی دے رہے ہیں۔ وہ جرمِ عشقِ رسولؐ میں گرم
ریت پر لٹائے گئے۔ وزنی پاٹ پُشت پر رکھے گئے۔ لیکن نہ لات و عزئی کے
سامنے سر جھکا اور نہ کفار کی اذیتیں انہیں اَخْدَ اَخْدَ کے ورد سے روک سکیں۔

وہ مردِ حق تھا جس نے اعلاءِ کلمہ حق میں ہر جاہر کی بات ٹھکرا دی۔ یہاں
تک کہ جس نے آپؐ کو آزاد کرایا تھا اس کی بھی بیعت نہ کی اور کہہ دیا کہ میدانِ خم کا
اقرار انکار میں تبدیل نہیں ہو سکتا۔ لیکن کیا ہوا؟ وہ کفار تو مٹ گئے لیکن بلاک رہتی
دُنیا تک موجود رہیں گے۔

آج بھی کعبہ کے شمال مشرقی جانب ایک قدر آور پہاڑ پر نظر آنے والی مسجد سر اٹھائے شاید اسی مؤذن کی دسوز صداؤں کی منتظر ہے۔ جس کی آواز فضائے مکہ میں گونجتے ہی ہر مرد وزن کو آبدیدہ کر دیتی تھی۔ یہ اسی مرد مجاہد کی سوانح ہے جسے ہمارے عظیم مفکر و محقق ثقۃ الحدیثین حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد حسنین الساقی نے مرتب فرمایا اور درایت کی عمیق تہوں سے پرکھ کر اجاگر کیا۔ جسے پڑھتے ہی خون میں ایک اتھرازا اور رگ وریشہ میں ایک سُردور سا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو آج بھی ایک بلا ل کی ضرورت ہے۔ اور گویا مشرق بعید سے مغرب اقصیٰ تک کے ماذن لگنت آمیز زبان سے کلمہ توحید اور شہادت رسالت سُننے کو ترس رہے ہیں لیکن عرشہ منبر پر باغ توحید میں چبکنے والا وہ بلبل خوشی الحان کہا مل سکتا ہے۔

علامہ مقبول حسنین الجندی مغفورہ

پیش لفظ

یوں تو ہر گلدستہ اذان پر پورے خطہ زمین پر اذان کی صدائیں ہر روز گونجتی ہیں۔ مگر اسلام کے پہلے مؤذن اور بارگاہ رسالت کے مقبول ترین صحابی جناب بلالؓ کی تاریخ تشنہ تکمیل ہے۔ اور بعض نااہل قسم کے لوگوں نے بلالؓ جیسی عظیم شخصیت کے دامن تقدس پر چھینٹے اڑانے کی کوشش بھی کی ہے۔ اسی جذبہ کے تحت مدت سے یہ تمنا تھی کہ جناب بلالؓ کی سوانح حیات پر ایک جامع و مانع رسالہ لکھ دیا جائے چنانچہ صرف ایک شب کی عرق ریزی سے یہ بکھرے ہوئے جواہرات جمع کئے اور سیرت کے ہار میں پڑو دیئے۔ تاکہ بلالؓ کی حق پرستی، بے باکی، اخلاص اور حق پرستی پر ہر قربانی دینے کا جذبہ مینار نور کی طرح قیامت تک کے لئے مسلمانوں کے لئے اسوۂ حسنہ ثابت ہو۔ اور خود جناب بلالؓ کا فرمان ہے کہ میرے فرمودات امت محمدیٰ تک پہنچا دو۔ اُمید ہے کہ یہ رسالہ ایک تاریخی ضرورت پوری کرے گا۔

الاحقر محمد حسنین الساقی

۱۴ مارچ ۱۹۸۴ء - ملتان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسم گرامی اور حسب و نسب

بہال بن رباح الحشبی ابو عبد اللہ ان کے والد حبشہ کے قیدیوں میں سے تھے۔ والدہ کا نام حمامہ ہے جو کہ نجیح کی کنیت تھیں۔ محدث نوری نے کہا ہے کہ آپ کی کنیت ابو عمر یا عبد الکریم تھی (سفینۃ البحار ج ۱ ص ۱۴۱)۔ آپ کی ولادت واقعہ فیل سے دس سال بعد ہوئی۔ اور آپ نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ اور آپ کا وصال با اختلاف روایات ۳۷ھ یا ۳۰ھ یا ۳۳ھ میں دمشق میں ہوا۔ اور محققین کے نزدیک آپ طاعونِ عمواس کے سال میں فوت ہوئے۔ جو کہ باتفاق مورخین ۱۸ھ ہے (تاریخ کامل ج ۲ ص ۵۵۸)۔ آپ عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دس برس چھوٹے تھے۔ جبکہ جناب امیر المومنین سے دس برس بڑے تھے۔ ہجرت کے وقت آپ کی عمر ۴۳ برس تھی۔ (حواشی بشارۃ المصطفیٰ)

حلیہ مبارک

آپ دراز قد، سیاہ فام، کمر خمیدہ تھے۔ رُخساروں پر نرم بال تھے۔ سر کے بال گھنے تھے۔ سر کے اور ریش کے بال سفید تھے۔ (من لاصحضرہ الفقیہ۔ طبع قدیم صفحہ ۵۹)

قبولِ اسلام

مکہ میں سب سے پہلے آپ نے اسلام کا اعلان کیا۔ آپ اسلام سے قبل امیہ بن خلف کے غلام تھے اور اسلام قبول کرنے پر آپ کو کفار و مشرکین نے المناک اذیتیں دیں۔ اور وہ ان کو دیکھ کر کہتے تھے تمہارا رب لات وعزیٰ ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ نہیں میرا رب اُحد اُحد ہے۔ محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ امیہ بن خلف دو پہر کی شدید حرارت کے وقت آپ کو پشت کے بل مکہ کی وادی میں زمین پر ڈال دیتا تھا۔ اور بڑے درخت کا تانان کی پشت پر رکھوا دیتا اور کہتا تھا جب تک تم لات وعزیٰ کو معبود نہیں مانتے اور محمدؐ کے ساتھ کفر نہیں کرتے تم کو یہی سزا دی جاتی رہے گی۔ یہ سب کچھ برداشت کرتے اور اُحد اُحد کہہ کر تو حید خداوندی کا اقرار کرتے تھے۔

ایک دن آپ اسی حالت میں تھے کہ ابو بکر کا گزر ہوا۔ انہوں نے امیہ بن خلف سے کہا تم اللہ کا خوف نہیں کرتے اس نے کہا تم نے ہی اس کو خراب کر دیا ہے۔ اگر چاہتے ہو تو اس کو عذاب سے نجات دلو اور ابو بکر نے کہا میرے پاس ایک طاقت ور اور قوی غلام ہے وہ لے لو اور ان کو آزاد کر دو۔ چنانچہ انہوں نے قسطنطامی سیاہ فام غلام دے کر آپ کو آزاد کر لیا۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ انہوں نے آپ کو سات اوقیہ یا پانچ اوقیہ کے بدلے آزاد کر لیا۔ (الدرجات الرفیضہ فی طبقات الشیعہ صفحہ ۶۳۳ بطع نجف)

حضرت امیر المؤمنینؑ سے والہانہ عقیدت

حضرت امام زین العابدینؑ سے روایت ہے کہ ابوبکر نے بلالؓ کو دو سیاہ فام غلام دے کر آزاد کرایا۔ مگر آپ ہمیشہ امیر المؤمنینؑ کی زیادہ تعظیم کرتے تھے۔ بعض مفسدین نے کہا اے بلال تم بڑے ناشکرے ہو۔ تم نے ابوبکر کا مرتبہ کم کر دیا۔ حالانکہ انہوں نے تم کو خرید کر آزاد کر دیا۔ اور علیؑ نے تمہارے بارے میں کچھ بھی نہ کیا۔ مگر تم ابوالحسنؑ کی عزت ابوبکر سے زیادہ کرتے ہو۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں ابوبکر کا احترام حضرت رسول اللہؐ سے بھی زیادہ کیا کروں؟ انہوں نے کہا معاذ اللہ آپ نے کہا جس طرح میرے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ میں ابوبکر کی عزت حضرت رسول اللہؐ سے بڑھا دوں۔ میرے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ میں ان کا احترام جناب امیرؑ سے زیادہ کروں کیونکہ جس طرح رسول اللہؐ افضل خلائق ہیں۔ اسی طرح حضرت علیؑ بھی افضل خلائق ہیں۔ آنحضرتؐ نے ان کے ساتھ عقد مواخات کیا۔ ابوبکر نے خود مجھ سے یہ کبھی نہیں کہا کہ تم میری عزت علیؑ سے زیادہ کیا کرو۔ کیونکہ وہ علیؑ کی فضیلت جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔ وہ جانتے ہیں کہ علیؑ کا حق مجھ پر ان کے حق سے زیادہ ہے۔ ابوبکر نے مجھے اس دنیاوی عذاب سے بچایا کہ اگر وہ نہ بھی بچاتے تو یہ عذاب برداشت کرنا میرے لئے ثواب کا موجب تھا اور مجھے آخر کار جنت عدن ہی ملتی۔ اور علیؑ نے مجھے آخرت کے عذاب سے نجات دلوا دی۔

(بحار الانوار جلد ۶ صفحہ ۵۲، سفینۃ البحار جلد اول صفحہ ۱۰۴)

آپ کے فضائل و مناقب

آپ کے متعلق یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

۱:- "والذین هاجروا في الله من بعد ما فتنوا لنبؤنهم

في الدنيا حسنة واجرا الآخرة اكبر لو كانوا يعلمون"

"جن لوگوں نے اللہ کے بارے میں ہجرت کی جبکہ ان کو آزمائش میں ڈال

گیا۔ ہم ان کو دنیا میں نیکی کی جگہ دیں گے۔ اور آخرت کا اجر بہت بڑا

ہے۔ کاش کہ لوگوں کو یہ بات معلوم ہوتی"

نصر بن مزاحم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت جناب بلالؓ،

خباب بن ارتؓ، عائشہ غلام خویطب بن عبد العزی کے بارے میں نازل

ہوئی۔ چونکہ ان بزرگواروں نے مشرکین کی کڑی اذیتوں پر صبر کیا۔

(بحار جلد ۶ صفحہ ۷۵۶)

۱:- ابن عبد البر قرطبی مالکی نے الاستعیاب میں روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا

"اشتاقت الجیة الی علی وعمار و سلیمان و بلال" جنت ان لوگوں کی طرف مشتاق

ہے۔ علیؓ، عمارؓ، سلمانؓ اور بلالؓ۔

(رجال بحار العلوم جلد ۲ صفحہ ۷۷ طبع نجف اشرف)

۲:- ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے۔ "ان بلا لاکان
عبداً صالحاً فقال لا أوذن بعد رسول الله فترك يومئذ حتى على خیر العمل" -
تحقیق بلال نیک عہد تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں آنحضرتؐ کے بعد کسی کے لئے
بھی اذان نہ دوں گا۔ اسی وجہ سے اذان میں حییٰ علیٰ خیر العمل متروک ہو گیا۔
(من لا یحضرہ الفقیہہ صفحہ ۱۸۴/ج ۱)

۳:- خاوند شاہ ہردی نے تاریخ روضۃ الصفا جلد دوم ۲۰۱ طبع لکھنؤ روایت
کی ہے کہ بلال نے مقام غدیر خم میں حییٰ علیٰ خیر العمل کی ندائی اور لوگ جمع
ہو گئے۔ پھر آنحضرتؐ نے خطبہ غدیر ارشاد فرمایا اور ولایت علیؑ کا اعلان کیا۔

۴:- امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں "کان بلال عبداً صالحاً"
بلال نیک سیرت شخص تھے۔ (رجال کشی صفحہ ۲۶)

۵:- شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ جناب امام جعفر صادقؑ نے ایک شامی
سے کہا۔ "اول من سبق الی الجیۃ بلال قال الرجل لم قال لانه اول من اذن"۔ سب سے پہلے
جنت میں بلال داخل ہوں گے۔ اس نے کہا کیوں؟ آپ نے فرمایا کیوں کہ انہوں
نے سب سے پہلے اذان دی۔ (کتاب تہذیب الاحکام)

- ۶:- امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ " ان بلال کان يُحِبُّنا اهل البيت "۔
 بلال ہم اہل بیت سے محبت کرتے تھے۔ (سفینۃ البحار جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۴)
- ۷:- ابن سعد نے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے ان کا عقد بنی عبدالکبر قبیلہ کی ایک خاتون سے کیا۔ اور ان کو بشارت دی کہ وہ ایک جنتی مومن سے رشتہ کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہیں۔ (بشارۃ المصطفیٰ صفحہ ۶۸ طبع نجف)
- ۸:- آپ کا عقد مواخات آنحضرتؐ نے ابو عبیدہ بن حارث بن مطلب سے قرار دیا۔ (طبقات ابن سعد)
- ۹:- آنحضرتؐ نے فرمایا: " اول من یشفع فی مومنی الحبشۃ بلال "۔
 سب سے پہلے جو مومنین حبشہ کی شفاعت کریں گے وہ بلال ہیں۔
 (سفینۃ البحار جلد ۱ صفحہ ۱۰۴)
- ۱۰:- آیت " مع الشہداء والصالحین " کی تفسیر میں معصومین سے منقول ہے کہ
 صالحین سے مُرد مسلمان ابودز، مقداد، عمار، بلال اور خباب ہیں۔
 (بحار جلد ۹ صفحہ ۷)
- ۱۱:- امیہ بن خلف جو بلال کو المناک عذاب دیا کرتا تھا اور دھوپ میں برہنہ پشت زمین پر لٹا دیا کرتا تھا۔ اللہ نے بلال کا انتقام لیا اور یہ ملعون بلال ہی کے ہاتھوں سے جنگ بدر میں قتل ہوا۔
 (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ۔ الاکمال فی اسماء الرجال المطبوع مع مشکوٰۃ صفحہ ۷۵۸ طبع حلی)

۱۔ فتح مکہ کے وقت بیت المکرم پر اذان:

فتح مکہ کے روز جب ظہر کا وقت ہوا۔ تو آنحضرتؐ نے بلالؓ کو حکم دیا کہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دو۔ چنانچہ جب انہوں نے اذان دی تو مکہ شہر کا ہر بت جہاں کہیں تھا۔ منہ کے بل اوندھا زمین پر گر پڑا۔ اور قریش نے کہا۔ کاش ہم زمین میں دھنس جاتے اور یہ آواز نہ سنتے۔ (سفینۃ البحار جلد ۱ صفحہ ۱۰۴)

۲۔ عمرۃ القضاء کے دن کعبہ پر بلالؓ کی اذان:

۷ھ میں جب آنحضرتؐ عمرہ کے لئے صحابہ کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے بلالؓ کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ کی چھت پر اذان دو۔ چنانچہ انہوں نے اذان دی۔ (بحار الانوار جلد ۶ صفحہ ۵۸۳)

۳۔ آنحضرتؐ کے بعد مدینہ میں اذان:

ابن عساکر نے بسند جید روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ کے وصال کے بعد جناب بلالؓ مدینہ سے ہجرت کر کے شام میں جا کر سکونت پذیر ہوئے۔ آپ کا مکان داریانامی محلہ میں تھا۔ ایک مرتبہ رات کو عالم خواب میں بلالؓ نے آنحضرتؐ کو دیکھا۔ انہوں نے فرمایا اے بلالؓ تم نے یہ کیا جفا کی کیا میری زیارت نہ کرو گے۔ بلالؓ خوفزدہ اور غمگین ہو کر جاگے۔ اور ناقہ پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف چلے۔

قبر رسولؐ پر پہنچ کر خوب روئے اور اپنا چہرہ خاک قبر سے آلودہ کیا۔ جب امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو ان کی آمد کا علم ہوا تو ان کی زیارت کو گئے اور انہوں نے فرمایا اے بلالؓ ہمیں وہی اذان سناؤ جو تم نانا کے زمانہ میں دیا کرتے تھے۔ بلالؓ مسجد نبویؐ کی چھت پر چڑھے گلدستہ اذان پر جا کر اذان شروع کی جب اللہ اکبر، اللہ اکبر کی صدا بلند کی تو مدینہ لڑ گیا اور جب اشھدان محمدؐ رسول اللہؐ کہا تو مستورات روتی پیٹتی گھروں سے نکل پڑیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضورؐ پھر تشریف لائے ہیں۔ مدینہ کی تاریخ میں کبھی اتنا زیادہ گریہ نہیں ہوا۔ جو اُس دن ہوا تھا۔ حتیٰ کہ اذان نامکمل رہ گئی۔ اور حافظ عبدالغنی وغیرہ کا قول ہے کہ بلالؓ نے آنحضرتؐ کے بعد یہی آخری اذان دی۔

(تاریخ و فاء الوفا باخبار دارالمصطفیٰ جلد اول صفحہ ۴۰۸ طبع مصر)

شیخ صدوقؒ نے اس طرح لکھا ہے کہ بلالؓ نے کہا تھا کہ میں آنحضرتؐ کے بعد کسی کے لئے بھی اذان نہ کہوں گا۔ ایک مرتبہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا۔ اے بلالؓ میں چاہتی ہوں کہ اپنے بابا کے مؤذن کی اذان سنوں۔ بلالؓ نے ان کی فرمائش پر اذان شروع کی۔ جب وہ اللہ اکبر کہتے بی بی، بابا کا زمانہ یاد کر کے بے تحاشہ گریہ فرماتی۔ جب وہ اشھدان محمدؐ رسول اللہؐ پر آئے تو شہزادی نے ایک چیخ ماری اور غش کھا گئیں تو لوگوں نے جا کر روک دیا۔ اے بلالؓ بس کرو۔ فاطمہؑ انتقال کر گئیں جب بی بیؑ کو ہوش آیا تو پھر فرمائش کی کہ اے بلالؓ اذان مکمل کرو۔ بلالؓ نے کہا اے سیدۃ النساء مجھے خوف ہے کہ میری اذان سن کر آپ کی رُوح پرواز نہ کر جائے پس شہزادی نے ان سے درگزر کر دیا۔ (من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۱۹۴ جدید)

زبان میں لکنت:

چونکہ آپ حبش کے باشندے تھے زبان پرشین کا لفظ درست نہیں آتا تھا اور شین کو سین پڑھتے تھے۔

ایک شخص نے جناب امیر کی خدمت میں عرض کی کہ بلائ فلاں شخص سے مناظرہ کر رہے ہیں اور غلط عربی میں گفتگو کر رہے ہیں اور عرب ہنس رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ " اعراب الکلام لتقویم الاعمال ما ینفع فلانا اعرابہ اذا کانت افعالہ ملحونۃ کماہ یضرب لآ اللحن اعما لہ مہذبۃ احسن تہذیب "۔

(عدۃ الداعی صفحہ ۱۹ بن فہد حلے)

کلام کا درست ہونا اعمال درست کرنے کے لئے ہے۔ اگر فلاں کے اعمال غلط ہیں تو اس کو صحیح کلام کرنے میں کیا فائدہ اور جب کہ بلائ کے اعمال درست اور اخلاق پوری طرح سے مہذب ہیں۔ ان کو کلام کی غلطی نقصان نہیں دے گی۔

(الدرجات الرفیعة صفحہ ۳۶۳)

آپ عموماً شین کو سین کہہ دیا کرتے تھے۔ اور آنحضرت فرماتے تھے بلائ کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے۔ (الدرجات الرفیعة صفحہ ۳۶۳)

آپ عموماً سفر و حضر میں آنحضرت کے خزانچی تھے۔ اور صدقات شمار میں حضور صغریٰ طرف سے کارندے تھے۔ آپ کی دیانت و امانت کی وجہ سے آنحضرت نے ان کو بارہا جنت کی بشارت دی۔ (الدرجات الرفیعة، مناقب ابن شہر آشوب آشوب)

اذان دینے کے فضائل

جناب بلالؓ کی زبانی

عبداللہ بن علی سے منقول ہے کہ میں اپنا مال لے کر بغرض تجارت بصرہ سے مصر جا رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ راستہ میں ایک سن رسیدہ طویل القامت گندم گوں بزرگ ہیں۔ جن کا سراور ریش سفید ہے۔ سیاہ و سفید لباس میں ملبوس تھے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ آنحضرتؐ کے غلام اور مؤذن جناب بلالؓ ہیں۔ چنانچہ میں نے ان سے احادیث نقل کرنے کی غرض سے اپنا بیاض اٹھایا اور ان کی خدمت میں جا پہنچا اور سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا میں نے کہا مجھے وہ احادیث لکھوادینے جو آپ نے جناب رسول اللہؐ سے سماعت فرمائی ہیں۔ انہوں نے کہا تم مجھے جانتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں آپ ہی تو رسول اللہؐ کے مؤذن بلالؓ ہیں۔ آنحضرتؐ کا نام سن کر وہ رونے لگے اور میں بھی رو دیا۔ ہمیں روتا دیکھ کر لوگ جمع ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا اے لڑکے تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں کہا میں عراقی ہوں۔ انہوں نے فرمایا۔ مبارک ہو۔ مبارک ہو۔ پھر کچھ دیر خاموشی رہ کر انہوں نے فرمایا اے عراقی لکھو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم میں نے جناب رسول اللہ سے سنا کہ اذان دینے والے لوگ مؤمنوں کے امین ہیں۔ جو کچھ یہ اللہ سے طلب کریں وہ ان کو عطا کرتا ہے۔ اور جس کے بارے میں یہ شفاعت کریں اللہ قبول کرتا ہے۔ میں نے کہا مزید بھی لکھوائیں انہوں نے فرمایا لکھو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں نے آنحضرتؐ سے سنا جو مؤمن چالیس برس تک بغرض ثواب اذان دے گا بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس کو محشور فرمائے گا جب کہ اس کے نامہ اعمال میں چالیس سچے اہل ایمان کے اعمال کے برابر مقبول اعمال درج ہوں گے۔

میں نے کہا اور بھی لکھوائیں۔ انہوں نے فرمایا لکھو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم جو شخص بیس سال تک اذان دیتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کو بروز قیامت محشور فرمائے گا جبکہ اس کے لئے آسمان کے وزن کے برابر ثواب ہوگا۔

میں نے کہا اور بھی لکھوائیں۔ انہوں نے فرمایا لکھو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں نے آنحضرتؐ سے سنا جو شخص دس سال تک اذان دے گا اللہ اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ان کے درجہ میں ٹھہرائے گا۔

میں نے کہا اور لکھوائیں۔ انہوں نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ سے سنا جو شخص ایک سال تک اذان دے گا اللہ اس کو بروز قیامت اس طرح محشور فرمائے گا کہ اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ اُحد پہاڑ کے برابر ہوں۔

میں نے کہا اور لکھوائیں انہوں نے فرمایا ہاں یاد رکھو اور عمل کرو اور ثواب سمجھو۔ میں نے جناب رسول اللہؐ سے سنا۔ جو نبی سبیل اللہ ایک نماز کے لئے اذان دے گا جبکہ اس کی نیت محض از روئے ایمان و قربت خدا ہو اللہ اس کے گذشتہ گناہ معاف کرے گا۔ اور آئندہ اس کو گناہوں سے بچنے کی توفیق دے گا اور جنت میں اس کو شہداء کے ساتھ جگہ دے گا۔ میں نے کہا اور لکھو اپنے اور ایسی خوبصورت حدیث ہو جو کہ آپ نے آنحضرتؐ سے سماعت فرمائی ہو۔ یہ سن کر انہوں نے فرمایا اے لڑکے تو نے میرے دل کی رگ کو کاٹ دیا اور پھر رونے لگے اور میں بھی رویا۔ پھر انہوں نے فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم میں نے رسول اللہؐ سے سنا۔ جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا تو وہ نوری فرشتوں کو مؤذنین کی طرف بھیجے گا جن کے ساتھ نور کے جھنڈے ہوں گے اور وہ اونٹنیاں لے کر ان کے لئے روانہ ہوں گے۔ ان کی مہاریں سبز زمر کی ہوں گی۔ ان کے پاؤں خوشبو دار کستوری کی طرح مہکیں گے پھر اذان دینے والے اُن پر سوار ہو کر آئیں گے۔ ملائکہ ان کی مہاریں پکڑے ہوئے ہوں گے۔ اور یہ بلند آواز سے روئے اور کہا تو نے مجھے میرے حبیبؐ کے واقعات یاد دلادینے۔ مؤذنوں کو جنت میں ایسے مکان ملیں گے جن کے متعلق نہ کسی کان نے سنا۔ نہ کسی کی آنکھ نے دیکھا اگر تم یہ کر سکتے ہو کہ تمہیں اذان دیتے ہوئے موت آئے تو کوتاہی نہ کرنا پھر انہوں نے مجھے جنت کے نظارے کے متعلق احادیث لکھوائیں۔

اور جب لکھوا چکے تو فرمایا جو شخص ان احادیث پر ایمان لائے گا اس کو دنیا کی طرف رغبت نہ ہوگی۔ پھر مجھے نصیحت کرتے رہے۔ اور عمل کی تلقین کرتے رہے۔ پھر اسقدر دھاڑیں مار کر روئے کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ انتقال کر گئے۔ پھر جب حواس دُست ہوئے تو فرمایا موت کی تیاری کرتے رہو۔ عمل عمل خبردار عمل میں کوئی کوتاہی نہ ہونے پائے پھر یہ کہتے ہوئے ہم سے جُدا ہوئے۔ کہ اللہ سے ڈرو کہ یہ تمام باتیں اُمتِ محمدؐ تک پہنچا دو جو میں نے تم تک پہنچائی ہیں۔ میں نے کہا انشاء اللہ میں اسی طرح آپ کے حکم کی اطاعت کروں گا۔

بلالؓ پر جمانہ بنت زحاف کا ظلم:

جمانہ بنت زحاف نے ایک مرتبہ وادی النعام میں جناب بلالؓ پر شدید ظلم و ستم کیا اور اس قدر مارا کہ وہ خون آلود ہو کر زمین پر گر گئے۔ سلمان و صہیب رومی نے دیکھا تو یقین کر لیا کہ بلالؓ وفات پا گئے۔ یہ روتے ہوئے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرتؐ نے ان کو رونے سے منع کر دیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر پانی کا ایک چلو لیا۔ اور بلالؓ کے مُنہ پر چھڑک دیا۔ یہ فوراً ہوش میں آئے اور آنحضرتؐ کے قدموں کا بوسہ لینے لگے۔ اس زمانہ میں جمانہ کافرہ تھی پھر جب جناب امیر المؤمنینؓ نے اس کے خاندان کے ساتھ جنگ میں فتح حاصل کی اور اس کا سارا خاندان مسلمان ہو گیا۔ اور جمانہ کے شوہر شہاب بن مازن نے بلالؓ کو دو کنیریں اور دو اونٹنیاں پیش کر کے جمانہ کی طرف سے معذرت کی۔

شام کی طرف ہجرت:

ابراہیم تمیمی سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کے وصال کے بعد تدفین ہونے سے قبل بلالؓ نے اذان دی اور جب اشہدانؓ محمدؐ رسول اللہؐ کہا تو مسجد نبویؐ میں اس قدر گریہ وزاری کا شور بلند ہوا کہ مدینہ لرز اٹھا۔ جب آنحضرتؐ کی تدفین ہوئی۔ تو ابو بکر نے کہا اے بلال پھر اذان دو۔ اور میرے ساتھ رہو۔ انہوں نے فرمایا میں رسول اللہؐ کے بعد کسی کے لئے اذان نہ دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے تم کو آزاد کیا تھا اس کی یہی جزاء ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر تم نے مجھے اپنے لئے آزاد کیا تا کہ میں تمہارا ساتھ دوں تو یہ ناممکن ہے۔ اور اگر اللہ کے لئے آزاد کیا ہے تو مجھے جانے دو۔ چنانچہ جب ایک قافلہ شام کی طرف چلا تو یہ اس میں شامل ہو گئے اور شام چلے گئے۔

کتاب الاصفیاء کے حوالے سے منقول ہے کہ جب بلالؓ نے ابو بکر کی بیعت سے انکار کیا تو عمر بن خطاب نے ان کا گریبان پکڑ لیا اور کہا ابو بکر کے احسان کا تم نے یہی بدلہ دیا۔ انہوں نے فرمایا میں ابن عم رسولؐ کی بیعت میدان غدیر خم میں کر چکا ہوں۔ اب کسی کی بیعت نہ کروں گا۔ عمر بن خطاب نے کہا تم ہمارے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ شام کی طرف ہجرت کر جاؤ چنانچہ یہ شام روانہ ہو گئے۔

سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ ہے کہ آپ نے شام میں آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا فرماتے تھے کہ اے بلال! تم نے ہم سے جفا کی ہے۔ چلو میری زیارت کو چلو جب آپ مدینہ آئے تو لوگوں نے خبر دی کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے انتقال فرمایا ہے۔ آپ چیخ مار کر روئے اور فرمایا اے دُختر رسولؐ آپ اتنی جلدی سے بابا سے جا ملیں؟ لوگوں نے اذان کے لئے مجبور کیا۔ اور آپ کی اذان پر اس قدر گریہ ہوا کہ شریف زادیاں پردہ سے باہر نکل پڑیں۔ اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آنحضرتؐ کا آج پھر وصال ہوا ہے آپ نے فرمایا جو آنکھ رسول اللہؐ پر روئی ہے۔ اس کو چہتّم کی آگ نہ چھوئے گی۔ (الدرجات الرفیعة صفحہ ۳۶)

بیعت سے واضح طور پر انکار:

ابن ابوالخترؒ نے روایت کی ہے کہ جب بلالؓ کو مجبور کیا گیا کہ وہ خلیفہٗ اول کی بیعت کریں۔ تو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور عمر بن خطابؓ نے ان کا گریبان پکڑ کر کہا تم ابو بکر کے احسان کی یہی جزاء دے رہے ہو کہ انہوں نے تم کو آزاد کیا اور تم ان کی بیعت سے انکاری ہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر ابو بکر نے مجھے اللہ آزاد کیا ہے تو مجھے اس کے لئے چھوڑ دیں۔ اگر کوئی دوسرا مقصد ہے تو میں حاضر ہوں۔ جہاں تک ان کی بیعت کا سوال ہے تو "ما کننت ابایع احداً لم یستخلفہ رسول اللہ وان بیعة ابن عمہ یوم الغدیر فی اعناقنا الی یوم القیامۃ فاینما یستطیع ان یتباع علی مولاه" -

میں کسی بھی ایسے شخص کی بیعت نہ کروں گا۔ جس کو رسول اللہ نے خلیفہ نہیں بنایا۔ جبکہ ان کے ابن عم کی بیعت یوم غدیر قیامت تک کے لئے ہماری گردنوں پر قائم ہے۔ ہم میں کون ایسا ہے جو اپنے مولا کی موجودگی میں کسی اور سے بیعت کرے۔ عمر بن خطاب نے کہا تم ہمارے ساتھ یہاں نہیں رہ سکتے۔ پس آپ مدینہ سے شام کی طرف ہجرت کر گئے۔ (الدرجات الرفیعة صفحہ ۳۶۷)

لمحہ فکریہ:

علامہ ماقانی تفتیح المقال میں اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ان امتناعه من بیعة ابی بکر اقوی دلیل واعدل شاهد علی رسوخ ملکته وقوة دیانتہ و فضل عدالتہ"۔ بلائ کا ابو بکر صاحب کی بیعت سے انکار کرنا قوی ترین دلیل ہے اور شاہد عادل ہے کہ ان کا ملکہ راسخ تھا۔ دیانت قوی تھی اور عدالت باعث فضیلت تھی لہذا جامع المنظر والے حق چار یارے علماء کے لئے مقام عبرت ہے۔ کہ جب بلائ نے اتنی مصیبتیں برداشت کر کے بھی کسی کی بیعت نہ کی۔ مگر خالصی ازم کے ایجنٹ حضرات امیر المؤمنین کی جبراً قہراً بیعت ثابت کر کے مذہب حقہ کی بنیادیں کمزور کر رہے ہیں۔ اگر امیر المؤمنین نے جبری بیعت بھی کی ہوتی تو بلائ کو یہ کہہ کر ڈانٹ دیا جاتا کہ جب جو تمہارے مولا ہماری بیعت کر چکے ہیں تو تم کس طرح انکار کر رہے ہو۔

"میں منبر رسولؐ کو خالی نہیں دیکھ سکتا"

شام کی طرف ہجرت کے وقت بلائ کا بیان

حاشیہ صحیح بخاری جلد ۱۴ صفحہ ۵۳۱ میں ہے کہ جب بلائ نے شام کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا تو ابو بکر نے روکا اور کہا میں نے تم کو آزاد کیا تھا۔ تم میرے احسان کی یہی جزاء دیتے ہو۔ انہوں نے کہا اگر تم نے مجھے اپنے نفس کیلئے آزاد کیا ہے تو مجھ کو روک لو اور اگر اللہ کے لئے آزاد کیا ہے تو مجھے جانے دو۔ ابو بکر نے کہا تم مسجد نبویؐ میں بدستور اذان دیتے رہو۔ انہوں نے فرمایا۔ "انسی لا ارید المدینة بدون رسول اللہ ولا اتحمل مقام رسول اللہ خالیاً عنه"۔ میں آنحضرتؐ کے بغیر مدینہ کا ارادہ نہیں کروں گا۔ کیونکہ میں مقام رسولؐ کو خالی دیکھنا برداشت نہیں کر سکتا۔

اگرچہ ابن سعد نے طبقات میں ایک ضعیف سند سے لکھا ہے کہ بلائؓ خلافت عمر بن خطاب تک اذان دیتے رہے۔ مگر ابن عساکر نے متعدد طرق سے لکھا ہے کہ "ولم یؤذن بعد رسول اللہ فیما روی الا مرة واحدة فی قدومه الی المدینة لزیارة النبیؐ"۔

آنحضرتؐ کے بعد انہوں نے صرف ایک مرتبہ اذان دی جبکہ آپ زیارت کے لئے شام سے مدینہ تشریف لائے تھے۔ لیکن اس اذان پر بھی اس قدر رگریہ ہوا کہ اذان اذان نا مکمل رہ گئی۔ (تاریخ و فاء جلد ۲ صفحہ ۴۰۹)

حضرت بلالؓ اور اذان و لائیتِ علیؑ

حضرت بلالؓ کی اذان کی خصوصیت تھی کہ وہ آنحضرتؐ کی بتلائی ہوئی پوری پوری اذان کہا کرتے تھے۔ چنانچہ حبی علیؑ خیر العمل جو کہ اذان کا جزء ہے اور خیر العمل سے مُراد ولایتِ علی بن ابی طالبؑ کا اعلان ہے آپ نے ہی میدانِ غدیرِ خم میں اس کی نداء دی جیسا کہ ہم روضہ الصفاء کے حوالہ سے نقل کر چکے ہیں۔ نیز جو اہر الاخبار جلد دوم صفحہ ۱۹۱ طبع مصر میں جناب امیرؒ سے منقول ہے کہ "امر بلا لآ ان یوذن حی علی خیر العمل"۔ جناب رسالت مآبؐ نے بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ اذان میں حی علی خیر العمل کہا کریں۔ اسی طرح آنحضرتؐ کے ایک دوسرے مؤذن ابو محذورہ سے بھی منقول ہے کہ "امرنی رسول اللہ ان اقول فی الاذان حی علی خیر العمل" مجھے رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ میں اذان میں حی علی خیر العمل کہا کروں۔

(المحر الذخا صفحہ ۱۹۲ ج-۲)

بلالؓ نے سرکاری طور پر اذان دینے سے انکار کیا جس کی وجہ سے حبی علیؑ خیر العمل متروک ہو گیا۔ جیسا کہ ہم امام جعفر صادقؑ کا فرمان نقل کر چکے ہیں۔ امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ خلیفہ ثانی نے حبی علیؑ خیر العمل کا اذان سے اس لئے اخراج کیا تاکہ ولایتِ علیؑ کی ترغیب نہ ہو اور واقعہ غدیرِ خم کی یاد لوگوں کے ذہنوں سے مٹ جائے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۵)

جیسا کہ آج بھی پروانہ اعتراف بیعت امیرؓ پر دستخط کرنے والے شیعہ نما مولوی حضرات بھی غدیر خم کے پس منظر پر خاک پاشی کرنے میں مصروف ہیں کہ بزعم خود شیعوں کے مرکز مدرسہ سے حق چاریار کے نعرے بلند کروا کے سنت عمری کو زندہ کر رہے ہیں۔

جناب بلالؓ کے مختلف واقعات

(1)

جناب بلالؓ نے حبش کی زبان میں آنحضرتؐ کی مدح میں یہ اشعار کہے

ارہ برّہ کنکرہ

کراکری مندرہ

آنحضرتؐ نے حسان بن ثابتؓ سے فرمایا کہ تم ان اشعار کا عربی میں ترجمہ

کرو۔ انہوں نے یوں ترجمہ کیا۔

اذا المکارم فی آفاقناذ کرت

فانما بک فینا یضرب المثل

جب ہمارے علاقوں میں خوبیوں کا ذکر ہوتا ہے۔

تو آپؐ کی ذات کو بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔

(۲)

ایک روز آنحضرتؐ بلائک کے منتظر رہے مگر بلائک اذان کا وقت گزر جانے کے بعد مسجد میں تشریف لائے۔ آپؐ نے بلائک سے پوچھا۔ اے بلائک آج کیوں دیر سے آئے۔ انہوں نے کہا۔ میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دولت سرا میں چکی پیسنے میں مصروف تھا اسی وجہ سے دیر ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا اے بلائک تم پر اللہ رحم کرے تم نے میری بیٹی پر رحم کیا ہے۔

(۳)

ایک دن آنحضرتؐ نے نبی اشجق قبیلہ کی ایک بوڑھی عورت سے فرمایا بوڑھی عورتیں جنت میں نہ جائیں گی۔ بلائک نے اس کو روتا ہوا دیکھا تو آنحضرتؐ کو اس کا حال بیان کیا۔ حضورؐ نے فرمایا اے بلائک سیاہ فام لوگ بھی جنت میں نہ جائیں گے۔ یہ دونوں رونے لگے۔ ان کو روتا دیکھ کر آنحضرتؐ کے سن رسیدہ چچا عباس بن عبدالمطلب نے آنحضرتؐ کو ان کے رونے کی خبر دی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اے چچا بوڑھے لوگ بھی جنت میں نہ جائیں گے۔ یہ بس رونے لگے تو آنحضرتؐ نے ان کو تسلی دے کر فرمایا بوڑھیاں اور بوڑھے جوان بن کر اور سیاہ فام سفید رو اور نورانی شکل کے ساتھ جنت میں جائیں گے پس یہ سب خوش ہو گئے۔

(۴)

جب بلائ اذان میں اشہدان محمد رسول اللہ کہتے تھے تو ایک منافق کہتا تھا جھوٹا جل جائے۔ چنانچہ ایک رات وہ چراغ دُرسٹ کرنے لگا تو اس کی انگلی میں آگ لگ گئی۔ اور بھانے کی کوشش کی تو ناکام ہوا۔ حتیٰ کہ سارا بدن جل کر راکھ ہو گیا۔

(مناقب ابن شہر آشوب)

(۵)

آنحضرتؐ کے ساتھ آپ تمام غزوات میں شریک ہوئے حتیٰ کہ جنگِ بدر کا معرکہ بھی دیکھا۔ جیسا کہ ابن حجر نے تہذیب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۵۰۲ بیان کیا ہے۔ مگر آنحضرتؐ کی وفات کے بعد ۱۸ھ تک شام میں گوشہ نشین رہے شیخین کا زمانہ خلافت پایا مگر کسی کے ساتھ کسی جنگ میں شرکت نہ کی۔ یہ آپ کا حکومت کے خلاف خاموشی احتجاج تھا ورنہ آپ ہرگز روضہ رسولؐ کی مجاورت ترک نہ کرتے۔ حالانکہ آپ ہر سال ایک بار مدینہ منورہ آنحضرتؐ کی زیارت کے لئے آیا کرتے تھے۔ (ایمان الشیعہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۷۔ الدرجات الرفیعة فی طبقات الشیعہ صفحہ ۳۱۷)

(۶)

جب آنحضرتؐ وضو فرمالتے تو وضو سے بچا ہوا پانی بلائیں باہر لے آتے اور لوگ برکت کے لئے اس پانی کو منہ پر لیا کرتے تھے۔ اور جو محروم رہتا وہ پانی لینے والے لوگوں کے گیلے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر لیتا۔ اور یہی حال جناب امیرؓ کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے ہوتا تھا۔ (بحار جلد ۶ صفحہ ۳۱۳)

(۷)

آپ آنحضرتؐ کے ساتھ تمام جنگوں میں شریک ہوئے (الاکمال) اور شجاعت و جرأت کے نمایاں جوہر دکھائے۔

وفات اور مدفن

آپ کا انتقال ۶۳ برس کی عمر میں طاعونِ عمواس کے سال ۱۸ھ میں شام میں ہوا جیسا ذہبی نے تحقیق کی ہے اور مجیر الدین جنبلی نے الانس الجلیل میں سن ۱۹ھ لکھا ہے۔ آپ کا مزار مقبرہ باب الصغیر و مشق میں زیارت گاہِ خلاق ہے۔ آپ نے جناب امیرؓ کی خلافت ظاہری کا زمانہ نہیں پایا۔ اگرچہ تمام آئمہ کی نگاہ میں آپ کا مقام بلند ہے۔ سب نے مدح لکھی ہے۔ مؤمنین سے پُر زور سفارش ہے کہ جب شام جانے کا اتفاق ہو تو اس عظیم المرتبت صحابی کی زیارت کے شرف سے ضرور مشرف ہوں۔"

مشتے از تحقیقات علامہ السائقی النجفی اعلیٰ اللہ مقامہ

- جواہر الاسرار فی مناقب الآئمة الاطہار
 رسوم الشیعة فی میزان الشریعة
 قواعد الشریعة فی عقائد الشیعة (۴ جلدیں)
 شہادت ثالثہ در اذان و اقامت و شہد نماز
 شمشیر مسموم فی رد عقدا م کلثوم
 مرقد العقیلة زینب علیہا السلام (عربی)
 برہان الایمان فی معرفتہ صاحب الزمان
 مسافرہ عشاءم
 فرقہ واریت اور اس کا سدباب
 ولایت از دید گاہ قرآن (ترجمہ: فارسی از عربی)
 مصباح الہدایۃ الی الخلافۃ والولایۃ (ترجمہ: اردو از عربی)
 تاریخ حوزہ علمیہ نجف اشرف (زیر طبع)
 حضرت ابو ذر غفاریؓ کا نظریہ اقتصاد (غیر مطبوعہ)

فرمانِ حضرت بلالؓ

"امیر المؤمنین کے سوا میں کسی کی بیعت نہ کروں گا۔ ان کی بیعت قیامت تک ہماری گردنوں پر قائم ہے۔"

(الدرجات الرفیعة)

خالصی نقطہ نظر کے حامی علماء جو جناب امیرؓ کی جبری اکراہی بیعت ثابت کرنے پر دستخط اور مہر ثبت کر چکے ہیں وہ جناب بلالؓ کے عزم و استقلال اور جرأت مندانہ اعلاء کلمۃ الحق سے درس عبرت حاصل کریں۔

تتمہ

حضرت بلالؓ کے مختلف فضائل و مناقب

شیخ مفیدؒ نے الاختصاص صفحہ ۶۸ طبع نجف فرمایا ہے "کان بلال مؤذن رسول اللہ فلما قبض رسول اللہ لزم بیته ولم یؤذن لاحد من الخلفاء وقال فیہ جعفر بن محمد رحم اللہ بلا لآ فانہ کان یحبنا اهل البیت -"

جناب بلالؓ آنحضرتؐ کے مؤذن تھے۔ اور آنحضرتؐ کے وصال کے بعد گوشہ نشین ہو گئے۔ اور کسی خلیفہ کے مؤذن نہیں بنے۔ ان کے بارے میں امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ اللہ بلالؓ پر رحم کرے وہ ہم اہلبیتؑ سے محبت کرتے تھے۔

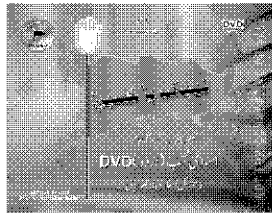
متدرک سفینۃ البحار جلد اول صفحہ ۳۴۲ میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے۔ "یحشر بلال علی ناقۃ من نوق الجنة یؤذن ماذا نادى کسی حلة من حلال الجنة" -

بروز قیامت بلالؓ جنت کی ایک اونٹنی پر سوار ہو کر محشور ہوں گے۔ جب کہ وہ اذان دیتے ہوئے تشریف لائیں گے۔ اور جب وہ نداء اذان دیں گے تو ان کو جنت کی پوشاکوں میں سے حلہ پہنایا جائے گا۔

آیۃ اللہ سید محمد شیرازی نے عبادات الاسلام میں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ جب کسی پریشانی میں مبتلا ہوتے اور نماز کا وقت آجاتا تو بلالؓ سے مخاطب ہو کر فرماتے۔ ارحنا یا بلالؓ۔ اے بلالؓ اذان دو تا کہ نماز پڑھنے سے ہمیں پریشانی سے نجات حاصل ہو۔

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان



۷۸۶

۹۲-۱۱۰

یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.

www.sabelesakina.page.fl

sabelesakina@gmail.com

NOT FOR COMMERCIAL